رجسٹرڈ بدیل نمبر ۱۸۲۷

عام چندہ سالانہ بیرونجات چار روپے (للہ)

ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاسم علی

ریویو

جلد (۱۲) نمبر (۶) مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۴۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اب اچھی ہے والحمد للہ ۲-۱۰ مئی کو حضرت امیر المومنین نے جو دعوۃ ولیمہ دی اس کے متعلق سے احمدی احباب اور قادیان کے بعض غیر احمدی اصحاب بھی مدعو کئے گئے تھے دعوتی کارڈ مطبوعہ منجانب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تقسیم ہوئے اور حضور ایدہ اللہ کی حرم ثانی کی طرف سے سلسلہ کی مستورات کو اس ولیمہ کی دعوت میں بلایا گیا تھا۔ قادیان کے احمدی مہمان بھی شریک دعوت ولیمہ کئے گئے۔

۳- احمدیہ کالج قادیان کے دس طلباء جنہوں نے مولوی فاضل کا امتحان دینا ہے۔ وہ ۱۱ مئی کو امتحان دینے کیواسطے روانہ ہو گئے ہیں۔ ۱۰ مئی کی شام کو بعد عصر طلباء احمدیہ کالج کی طرف سے انکو وداعی پارٹی دی گئی جسمیں حضرت صاحب اور دونوں سکولوں کے اساتذہ اور دیگر اراکین قادیان و احباب سلسلہ مہاجرین بھی مدعو تھے۔ طلباء نے مولوی بننے والوں کو ایڈریس دیا جسکا جواب انکی طرف سے بھی ملا۔ اسکے بعد حضور نے مختصر تقریر فرمائی اور دعا کی۔ ۱۴ مئی سے امتحان شروع ہوگا۔ احباب انکی کامیابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ (۴) **مبارک خوشخبری**۔ غیر احمدیان قادیان و ڈالہ کیطرف سے جو ایک فوجداری مقدمہ بلوہ کا ہم پر عرصہ ایک سال سے دائر تھا۔ اس کی پیشی ۱۱ مئی باوجود سوندھا سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں یہ فیصلہ کرنے کیلئے مقرر تھی کہ آیا ملزمان میں سے کس پر فرد جرم لگایا جائے۔ الحمد للہ کہ ۱۱ مئی کو عدالت نے سب ملزمان کو جرم بلوہ سے بری کر کے بلوہ کا مقدمہ خارج کر دیا۔ مفصل آئندہ پرچہ میں لکھا جاویگا۔

زمین ہند کی قسمت کو تو نے اب ایسا دیکھا

تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا
ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاق جان دیکھا
پھر اسکے باغ کا محمود و احمد باغباں دیکھا
ترے فضل و کرم سے قادیان دارالاماں دیکھا
ہمہ اوصاف ہیں یکتا تجھے جان جہاں دیکھا
عزا قربان جاؤں دل ہوا ای **فضل عمر** تجھ پہ
بہوا ما نباپ سے تجھکو شفیق و مہرباں دیکھا
تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غمخوار اُمت ہے
تری ہی ذات اقدس کو انیس بیکساں دیکھا
سراپا نور حق اور رحمت عالم تجھے پایا
کیا پامال جس جا کفر کا نام و نشاں دیکھا
بجایا تو نے ڈنکا احمدیت کا زمانہ میں
مطابق اسکے ہمنے تجھکو بے ریب و گماں دیکھا
خبر جس مصلح موعود کی دی تھی مسیحا نے
ہوئے رخصت وہ کیونکر آپ نے اے مہرباں دیکھا
کہاں ہے آج خواجہ۔ ڈاکٹر۔ اور شیخ و مولانا
شکست و یاس و حرمان کو نصیب دشمنان دیکھا
ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
زمین ہند کی قسمت کو تو نے آسماں دیکھا۔
ہوئی ارض مقدس قادیاں مشہور دنیا میں
غلام احمد مرسل مسیحائے زماں دیکھا
خدایا شکر ہے تیرا کہ اس ناچیز قاسم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب اخبارات

ریلوے ہڑتال ایجنٹ کا بیان صاحب ایجنٹ این ڈبلیو نے ۵ رمئی کو ذیل کا پریس کمیونک ہڑتال کے متعلق شائع کیا ہے۔

غیر حاضر مزدوروں کی تعداد چند ایام سے بڑھنے سے رُک گئی ہے۔ اس دوران میں تین سو زیادہ مزدور بھرتی کئے گئے ہیں۔

جن ہڑتالیوں کو از سر نو بھرتی کیا جا رہا ہے ان کو ان کی سابقہ تنخواہوں پر بھرتی کیا جاتا ہے لیکن بعض خاص مراعات سے وہ محروم رہیں گے۔

مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت میں کسی قسم کی دقت پیدا نہیں ہوئی۔ پارسلوں اور مال کے متعلق کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں۔

فریق ثانی کا بیان ریلوے یونین کے سرکردہ اصحاب کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہڑتال دن بدن ترقی پر ہے۔ ہڑتالیوں کے جلسے ہر روز موچی دروازہ کے باہر ہوتے ہیں۔ ۷ رمئی کو شہر میں ہڑتالیوں کا شاندار جلوس نکالا گیا۔

—— کراچی کی طرف ایک ڈرائیور کی ناتجربہ کاری سے ایک انجن کے پھٹ جانے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ جو ڈرائیور باہر سے بلائے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان میں سے ۲۷ بیماری کی رپورٹ دیکر چلے گئے ہیں۔

—— حکام ریلوے ٹاٹا کمپنی جمشید پور سے ۱۵ ہزار مزدور منگوانے کی تجویز کر رہے تھے۔ لیکن یونین کے ایک کارکن نے اپنی ایک تقریر میں بتایا۔ کہ کمپنی مذکور نے مزدور دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر ریلوے کی چین سے مزدور منگوانے کی تجویز تھی۔ لیکن گورنمنٹ نے اس امر کی اجازت نہیں دی۔

—— ہڑتالی لیڈر اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اور ریلوے حکام اپنے کام میں۔ اسوقت تک گاڑیوں کی آمد و رفت میں چنداں رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ امر ریلوے حکام کے حق میں ہے۔ کہ عین ہڑتال کے دنوں میں ۲۰ راپریل سے وزیر آباد اور لائل پور کے درمیان دو نئی مسافر گاڑیاں چلائی گئی ہیں۔

کاماگاٹا مارو اور سردار گوردت سنگھ کاماگاٹا مارو ایک جہاز کا نام تھا۔ جو سردار گوردت سنگھ نے جاپان سے خرید کر گورونانک سٹیمر کمپنی کی طرف سے چلایا تھا۔ کاماگاٹا مارو اور سردار گوردت سنگھ کے نام کے ساتھ حادثہ ننکانہ کا ذکر وابستہ ہے۔ جیسا کہ جہاز کی سکھ سواریوں اور پولیس کے درمیان خونخوار مٹھ بھیڑ ہوئی تھی۔ اس کے بعد سردار گوردت سنگھ روپوش ہو گئے۔ اور جہاز کا سامان گورنمنٹ بنگال نے ضبط کر لیا تھا۔ سردار گوردت سنگھ کا ننکانہ صاحب میں ظاہر ہونا اپنے آپکو گورنمنٹ کے حوالہ کر دینا اور جیل یاترا کرنا مشہور واقعات ہیں۔

—— مہاراجہ اندور کے محلات کا سالانہ خرچ ۲۴ لاکھ ہے۔ مہاراجوں کا جنم ہی خرچ کرنے کے لئے ہوا ہے۔

—— دہلی کے چیف کمشنر نے اچھوت طلباء کے وظائف کے لئے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اچھوت اس سے بہت زیادہ امداد کے مستحق ہیں۔

—— گورنمنٹ پنجاب رڑکی کی طرز کا انجینئرنگ کالج قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

—— نظام گورنمنٹ نے ایام جنگ میں ڈیڑھ کروڑ برٹش حکومت کو دیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ نظام نے یہ روپیہ گورنمنٹ کو معاف کر دیا ہے۔

—— فرانس کا ایک ہوائی جہاز ۲۹ ½ ہزار فٹ کی اونچائی تک پہنچا ہے۔ اس سے پہلے کوئی جہاز اتنی اونچائی پر نہیں گیا۔

—— جہاز کی حالت غیر یقینی۔ معلوم ہوا ہے کہ ابن مسعود حکومت حجاز کے ساتھ مصالحانہ گفت و شنید میں مصروف ہے۔

—— پرنس آف ویلز کو کیمبرج ٹاؤن یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

—— شملہ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ محسودوں کے آخری سردار عبدالرحمان نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ جس سے سرحد کا جھگڑا ختم ہو گیا ہے۔

—— سرکاری خبر ہے۔ کہ جسٹس سکاٹ سمتھ کی جگہ جسٹس فورڈ کو ہائی کورٹ پنجاب کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

—— برطانیہ کا بجٹ پیش ہو گیا۔ ۱۹ کروڑ ۹۴ لاکھ پونڈ خرچ اور ۸۲ کروڑ ۲۶ لاکھ پونڈ آمدنی دکھائی گئی ہے۔ بجٹ پر عام طور پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔

—— ۲۹ راپریل سے سری نگر میں ہیضہ پھوٹ گیا ہے۔

—— لاہور میں مغل پورہ ریلوے احاطہ کے نواح میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہے۔ وہاں کوئی شخص لاٹھی لیکر نہیں جا سکتا۔

—— لدھیانہ میں ایک مسجد کا ملا ۸-۹ سالہ لڑکی کی عصمت دری کرنے کے جرم میں زیر حراست ہے۔

—— برطانوی ٹریڈ یونین کی عورتیں روس کی مزدور عورتوں کی حالت دیکھنے کے لئے روس گئی ہیں۔

—— اکاڑہ منڈی کے دوکانداروں نے دلالوں سے پانصد روپیہ ضمانت لینے کا پرستاد پاس کیا ہے۔ دلالوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

—— گوجرانوالہ میں جو پراونشل کانگریس ہونے والی تھی۔ غیر معین وقت کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۵ء

ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں ہو سکتا

(۴)

آریہ گزٹ لاہور کے رشی بودھ نمبر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۷ء میں لالہ دیوی چند ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول ہوشیارپور کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں مہاشہ مذکور نے بطور عنوان یہ سوال پیش کیا ہے۔ کہ "کیا آریہ سماج عالمگیر مذہب نہیں ہو سکتا" اور اس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"دُنیا میں وہ مذہب جو محدود سے چند تعلقین کرے۔ جس کے اصول کسی خاص وقت یا زمانہ کے لئے ہوں۔ اور وقت وقت وملک ملک میں بدلتے رہیں۔ جو انسانوں کے دماغ کا اختراع ہو۔ جن کے موجد و مالک انسان ہوں۔ کبھی

عالمگیر ہونیکا دم نہیں بھر سکتا۔

وُہی مذہب عالمگیر ہو سکتا ہے۔ جو خداداد ہو۔ جس میں کسی خاص جماعت جاتی۔ ملک۔ زبان کے ساتھ کوئی خاص ہمدردی اور رعایت روا نہ رکھی گئی ہو۔ جس میں بنی نوع انسان کے ساتھ پریم (محبت) کرنا سکھایا جاتا ہو۔ جس کے اصول ہر جگہ پر حاوی ہو کر ایک جیسے رہتے ہوں۔ جو کسی شخص یا کسی کے نام پر نہ چلایا گیا ہو۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج ایک ایسے مذہب (ویدک دھرم) کا اپدیش کرتا ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا صفات سے بھرپور ہونے کے کارن (وجہ سے) عالمگیر کہا جا سکتا ہے۔"

(اخبار مذکور صفحہ ۲۳)

ہمارا جواب

یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ کہ ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہونے کے صفات اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلکہ اس میں تو وہ سب باتیں موجود ہیں۔ جو کسی مذہب کے عالمگیر نہ ہونے کیلئے لالہ صاحب نے بیان کی ہیں۔ اس لئے ویدک دھرم ہرگز ہرگز عالمگیر ہونیکا دم نہیں بھر سکتا۔ یہ تو ہمارا مختصر جواب ہے۔ اور مفصل ہم آگے بیان کر کے ویدک دھرم کا ان تمام صفات سے معرّا ہونا جو کہ عالمگیر مذہب کے لئے ہوشیارپوری آریہ نے مقرر کی ہیں۔ ثابت کرینگے۔

اوّل۔ ہمیں آریہ سماجی یہ بتائیں۔ کہ جو شرائط کسی مذہب کے عالمگیر ہونے نہ ہونے کی اُنہوں نے مقرر کی ہیں۔ یہ ایجاد بندہ ہیں۔ یا ایشور مہاراج نے ویدوں میں کھول کر بتائی ہیں۔ کہ عالمگیر مذہب ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔ یا نہ ہونے کی یہ؟ اگر ویدوں نے یہ شرطیں پیش کی ہیں۔ تو وہ منتر ویدوں کے بتاؤ۔ جن میں یہ شرائط موجود ہیں۔ اور اگر ایجاد بندہ ہیں۔ تو یاد رکھو۔ یہ سراسر گندہ ہیں۔ تم کون اور تمہاری حقیقت کیا کہ اپنی طرف سے ایسی معیار بنا کر دکھاؤ۔ جن کے مطابق کسی مذہب کے عالمگیر ہونے نہ ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔ چونکہ یہ شرائط ہی سرے سے انسانی تجویز ہے۔ تو اس سے خدائی مذہب پرکھنا حماقت سے بڑھ کر ضلالت ہے۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ مذہب تو مقرر کرے خدا اور مذہب کی صداقت پرکھنے کیواسطے معیار بنائے انسان گویا ایشور مہاراج کو عاجز قرار دیکر اس پر احسان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراج تم نے تو کوئی معیار سچے مذہب کی شناخت کی بتائی نہیں۔ ہم تم پر مہربانی کر کے کسوٹی تیار کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس خانہ ساز کسوٹی پر آپ کے گیان الہام مذہب کو کس کر قبول یا رد کیا جائے۔

دیانتدیو! ہوش کرو! عقل سے کام لو۔ کیا بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ جو ایسے معیار بناتے ہو۔ جن کو علم و عقل سے کچھ واسطہ نہیں۔ اس حماقت کو دیکھو۔ کہ عالمگیر مذہب کے لئے وہ شرائط بتائی جاتی ہیں۔ جن کو اپنی غلط فہمی اور بے علمی سے ویدوں میں موجود ہونا سمجھ لیا ہے۔ اور وہ نشانیاں عالمگیر مذہب کی لکھی ہیں۔ جن کی بابت نادانی سے اسلام کو خالی گمان کر لیا ہے۔ حالانکہ نہ اسلام ان حقیقی شرائط سے الگ ہے۔ جو عالمگیر مذہب کے لئے ہونی ضروری ہیں۔ نہ ویدان شرائط کا مجموعہ ہے۔ جو عالمگیر مذہب کے واسطے لازمی ہیں۔ سنو۔ اور کان کھولکر سنو! عقل اور علم اور فہم کی رُو سے عالمگیر مذہب کے لئے شرائط ذیل کا ہونا صحیح ہے۔ جس کو ہر عقلمند تسلیم کرنے کو تیار ہوگا۔

عالمگیر مذہب کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی حفاظت خود خدا تعالیٰ کرے۔ کیونکہ ہم

دیکھتے ہیں۔ جو چیز تمام جانداروں اور تمام زمانوں اور تمام ملکوں کے لئے نفع رساں ہوتی ہے جن پر ذی روح کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت خدا خود کرتا ہے۔ مثلاً چاند۔ سورج۔ آب و ہوا۔ زمین و غذا۔ یہ وہ چیزیں ہیں۔ جن پر ہر انسان کی زندگی کا مدار ہے۔ اور جن کو خدا نے کبھی انسان کے سپرد نہیں کیا۔ ان میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک چیز کی وہ خود حفاظت کرتا ہے۔ کوئی طاقت زمینی ایسی نہیں۔ جو چاند کو مٹا دے۔ سورج کو بدلا دے۔ زمین کو ہلا دے۔ پانی کو نابود کر دے غذا کو تباہ کر دے۔ ہوا کو اُڑا دے۔ پس جبکہ جسمانی زندگی کے قیام والی اشیاء کی خدا خود حفاظت کرتا ہے۔ تو روحانی زندگی جو کہ دائمی اور ابدی زندگی ہے۔ اسکا جس چیز پر مدار ہے اس کی حفاظت بالاولیٰ خدا اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ اور روحانی زندگی کا مدار مذہب پر ہے۔ اور مذہب کا مدار الٰہی الہام پر ہے جس کے ذریعہ انسان نے روحانی زندگی بسر کرنی ہے اس کی حفاظت خدا تعالیٰ کیونکر فانی انسان کے سپرد کر سکتا ہے۔ جو کہ بالکل محتاج اور درماندہ ہستی ہے۔ پس جو مذہب عالمگیر ہوگا۔ اس کی حفاظت ضرور خدا کی طرف سے ہونی چاہیئے تاکہ انسانی دست برد سے وہ ہر طرح محفوظ رہے۔ اگر کسی کو اس سے انکار ہو۔ وہ بادلائل بیان کرے۔ ورنہ یہ شرط از بس ضروری ہے۔ لیکن اس شرط سے ہم ویدک دھرم کو بالکل دور پاتے ہیں۔ کیونکہ اس کی حفاظت خدا تعالےٰ نے نہیں کی۔ اگر ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہوتا۔ تو لازماً خدا اس کی حفاظت کرتا۔ اور وہ کبھی دُنیا میں بربادی کا مُنہ نہ دیکھتا۔ اور کوئی زمینی طاقت اس کو مٹا یا بدلا نہ سکتی۔ جیسا کہ چاند سورج۔ آب و ہوا۔ وغیرہ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ نہ مٹا سکتا ہے۔

حفاظت مذہب کا طریق

اب ہم بتاتے ہیں۔ کہ مذہب کی حفاظت کے متعلق خدا تعالیٰ کا طریق کیا ہے۔ یہ کہ

(۱) خود خدا نے اس کو عالمگیر قرار دیکر اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہو۔ تاکہ مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ نہ ہو۔

(۲) اس کی حفاظت کے تمام ضروری سامان مہیا کر دیئے ہوں۔ جن کے ذریعہ وہ محفوظ رہے۔

(۳) خدائی مذہب یعنی الہامی ہدایت کے اصل الفاظ موجود ہوں۔

(۴) الہامی ہدایت کی زبان زندہ زبان ہو جو کسی نہ کسی ملک میں رائج اور بولی جاتی ہو۔ تاکہ اختلاف کے وقت اہل زبان سے فیصلہ کرایا جائے۔

(۵) اس کی درس تدریس یعنی تعلیم و تعلم کا سلسلہ قائم رہتا ہو۔ تاکہ وہ لوگوں کو یاد رہے۔

ہُردہ وید

یہ پانچ ذرائع ہیں۔ جو عالمگیر مذہب کی حفاظت کے متعلق ہونے چاہئیں۔ مگر زور سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سب ذرائع ویدوں کو حاصل نہیں ہیں۔ نہ خدا نے انکو عالمگیر قرار دیا۔ نہ ان کی حفاظت کا وعدہ کیا۔ نہ ان کو سامان حفاظت مہیا ہوئے۔ نہ انکے الفاظ کی حفاظت کی گئی۔ نہ ان کی زبان زندہ رکھی گئی۔ نہ ان کے درس جاری ہوئے۔ نہ ان کے سمجھنے والے ہی باقی رکھے۔ چاروں طرف سے ان پر خدا کی مار بود ہوں کی پچھاڑ جنیوں کی لتاڑ سناتنیوں کی دھاڑ ایسی پڑی۔ کہ ویدک دھرم کا ہدایت نامہ وید صحیح معنوں میں ہُردہ کہلانے کا مستحق ہو گیا۔ مگر مردہ بھی تازہ نہیں۔ کہ جس کی ارتھی (جنازہ) سامنے رکھ کر آریہ مہاشے دل ٹھنڈا کر لیں۔ پھر ایسا مُردہ بھی نہیں۔ جو دشمنوں کے ہاتھوں سے ہی ہلاک ہوا۔ بلکہ اس کے دوستوں نے ہی اسکے اپنے ہی گھر (آریہ ورت) میں اسکا گلا گھونٹ دیا۔ اور اب اس کی شکل ہی کوئی نہیں پہچانتا۔ جیسا کہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا مترجم نہال سنگھ کہتا ہے

"یہاں (ہندوستان) کے لوگ پانچہزار برس سے **ویدوں کا رواج بند ہو جانے کے باعث** ہے

قدیم دھرم کو اسقدر بھول گئے ہیں۔ کہ اب وہ نہیں اوپرا معلوم ہوتا ہے۔ اُسے **سُن یا دیکھ کر نہ صرف طبیعت نفرت کرتی ہے۔ بلکہ اسکا اصلی اور سچی ہیئت میں پیشکر نیوالا دشمن نظر آتا ہے۔**"

(دیباچہ مترجم بھومکا صفحہ ۴ مطبوعہ بار دوم)

یہی وہ حالت ہے۔ جس کے لحاظ سے کسی کتاب یا مذہب کو مُردہ کہتے ہیں۔ اور وہ یہی **مُردہ** وید ہیں۔ جن پر مُردنی چھا گئی۔ اور جن کے زندہ کرنے کو پنڈت دیانند نے اپنی عمر ضائع کی۔ مگر وید نے نہ جینا تھا۔ نہ جیا۔ ہاں آریہ سماج ضرور قائم ہو گئی۔ جو ویدوں سے ایسی ہی ناواقف ہے۔ جیسے برہمن گوشت کے بھاؤ سے ملاحظہ ہو۔ آریہ سماج کی علمی۔ عملی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ حالت کا پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا نمبر جس میں یہ تفصیل یہ بیان شہادت لیڈران آریہ سماج پہلے نقل ہو چکا ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ اور یہ کہنا آریہ سماج کی ہمدردی کے لئے ہے۔ کہ اس نام نہاد ایشوری ہدایت نامہ وید کو صدہا سال نہیں۔ ہزارہا نہیں لاکھوں سال گزرے۔ کہ وہ ہر گل کر ایسا بھولا بسرا ہو چکا۔ کہ اگر مرگھٹ سے لوٹ کر آ جاوے۔ تو کوئی پہچانتا تو درکنار دروازے سے اندر گھسنے بھی نہ دے۔ کیا ایسا ہدایت نامہ اور ایسا دھرم عالمگیر ہو سکتا ہے۔ اور کیا وہ دوسروں کے لئے راہ نما بن سکتا ہے۔ جو ان کو بھی ہدایت نہ دے سکا۔ جن کے درمیان اُسنے جنم لیا تھا۔ اور آخر بیمار ہو کر بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر عرصہ کی جانکنی کے بعد دم توڑ گیا۔ پھر ایسے پیر لاشہ کی کریا کرم کیواسطے آج اُنیسویں صدی کا ایک منگوٹ بندسادھو اٹھتا ہے۔ کہ اس کی راکھ کو جمع کرے۔ اور اس کے پھول چن کر ولایتی تاروں سے اس کی خاکستر شدہ ہڈیوں کی مالا بنا کر آریہ ورت کے باشندوں اور بھارت ماتا کے فرزندوں کے گلے میں ڈالے ؎

ایں خیال است و محال است و جنون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدوں کی تباہی

البتہ بجائے حفاظت کے خدا نے تباہی کے سامان ایسے پیدا کر دیئے۔ جنھوں نے ویدوں کا تمام و نشان مشاکر مطلع صاف کر دیا۔ جیسا کہ پنڈت دیانند خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ بدھ اور جین مذہب والے

"ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اس لئے

پڑھنے پڑھانے وغیرہ کو بھی تباہ کیا جہاں جتنی کتابیں ویدوغیرہ کی پائیں۔ انکو تلف کیا۔ ایسے

تین سو برس آریہ ورت میں چینیوں کی سلطنت رہی۔ بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے"

(آریہ پرتھی مذہبی سبھا کا مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ فقرہ ۲۰ صفحہ ۲۸۳)

دیکھا کیسے کیسے سامان ویدوں کے حفاظت کے جو کہ عالمگیر مذہب تھا۔ ویدک ایشور نے مہیا کر دیئے۔ جس گیان کو دو ارب سال ہوئے۔ کہ انسانوں کو دیا تھا۔ آج اسکے ماننے والے بھی اس کی صورت سے چونکتے اور نفرت کرتے ہیں۔ اسکو اسوقت تک کہ خدا کی مکمل ہدایت جو عالمگیر تھی۔ **یعنے قرآن مجید**۔ دنیا میں آیا ظاہری حفاظت کے لئے پریس بھی نصیب نہ ہوا۔ کہ جس کے ذریعہ سے اسکے الفاظ تو محفوظ کر لئے جائیں۔ اسکو کاغذ بھی نہ ملا جس پر ہاتھوں سے لکھ کر ضائع ہونے سے کچھ دن تک تو بچا لیا جاتا۔ ان بیرونی اسباب حفاظت کے علاوہ وید وید پکارنے والوں کو اتنی بھی توفیق نہ ملی۔ کہ اپنے سینوں میں ہی اس کو محفوظ کر سکتے اس کی زبان کو بھی اس قابل نہ رکھا کہ کسی ایک آدھ گاؤں میں ہی رائج رہتی۔ اور بولی جاتی اس کے لئے گورو کل یا سکول یا پاٹھ شالا بھی میسر نہ ہوئے۔ جنمیں ہزارہا کی تعداد میں ویدوں کے پڑھنے والے وید پارتھی (طلباء) درس تدریس کرتے رہتے۔ افسوس کہ نہ خدا نے اس کو عالمگیر بنایا۔ نہ ان کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ اور نہ انکو محفوظ رکھ کر زندہ مذہب اور زندہ کتاب اور زندہ زبان ہونیکا فخر حاصل ہوا۔ پس جو پہلی شرط عالمگیر مذہب کے لئے لازمی تھی۔ وہی ویدوں میں بالکل مفقود ہے۔ تو آگے دوسری شرط کا آیندہ نمبر میں ذکر ہو گا۔

نوزائیدہ بچہ کے کان میں اذان کہنے کی فلاسفی

(از ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم)

مخالفین اسلام یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام کے بعض احکام بالکل لغو اور خلاف عقل ہیں۔ مثلاً نوزائیدہ بچہ کے کان میں اذان کہنے کا حکم۔ اب یہ حکم ایک رسم سے بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ ایک غیر خوار بچہ جو ابھی اپنی مادری زبان بھی سمجھ نہیں سکتا اس کے کان میں غیر ملکی زبان (عربی) کے الفاظ ڈالنا سراسر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ حکم بالکل لغو اور بے فائدہ ہے۔ اور مسلمان لوگ بغیر سوچے سمجھے محض رسمی طور پر اس پر عمل کر رہے ہیں۔

دماغ کے دو حصہ ہیں

یہ عاجز اول مخالفین کی مزید واقفیت کے لئے انشاء اللہ اسی مضمون میں ثابت کرے گا۔ کہ اسلام کا یہ حکم لغو اور بے فائدہ نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ حکم اپنے اندر ایک باریک فلاسفی اور بہت سی مخفی حکمتیں اور فوائد رکھتا ہے۔ علم النفس کی رو سے دماغ کے دو حصے ہیں۔ ایک بالائی (کانشس) حصہ اور دوسرا نچلا۔ (سب کانشس) حصہ اول الذکر خارجی اثرات کو قبول کر کے حس پیدا کرتا ہے۔ اور ثانی الذکر خارجی اثرات کو قبول کر کے جمع رکھتا ہے۔ مگر حس پیدا نہیں کرتا۔

تمام خارجی اثرات دماغ میں رہتے ہیں۔

موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہم پیدائش کے دن سے لیکر موت تک جو خارجی اثرات حواس سبعہ کے ذریعہ قبول کرتے ہیں۔ وہ سب دماغ کے نچلے حصہ میں محفوظ رہتے ہیں۔ بعض ان میں سے دماغ کی بالائی سطح پر پہنچکر حس پیدا کر دیتے ہیں جس سے ہمیں کسی چیز کے وجود کا علم ہو جاتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے اثرات ہیں۔ جو دماغ کے نچلے (سب کانشس) حصہ میں محفوظ رہتے ہیں۔ مگر حس پیدا نہیں کرتے۔ اور اگر خارجی اثر مٹ بھی جائے تو اسکا نقش ضرور قائم رہتا ہے۔ جس کا اثر بعد میں جا بجا ظاہر ہو جاتا ہے۔

روزانہ واقعات سے دلیل

ہماری روزمرہ زندگی میں بہت سے واقعات ایسے گذرتے ہیں۔ کہ ہمیں بہت سی باتیں یاد ہوتی ہیں۔ جو ایک عرصہ گذرنے کے بعد بھول جاتی ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ فلاں بات بالکل دماغ سے نکل گئی ہے۔ اور اب پھر وہی خارجی اثرات پیدا ہوں تو یاد آئیگی بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ بات کانشس حصہ سے سب کانشس حصہ میں منتقل ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ باوجود انتہائی کوشش کے بعض واقعات یاد نہیں آتے۔ مگر خاص حالات کے ماتحت وہ اچانک یاد آجاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً بعض دفعہ کسی دوست کا نام یاد نہیں آتا۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہوتی ہے۔ پھر جب خیال ہٹا لیا جائے۔ تو اچانک وہ نام خود بخود زبان پر آجاتا ہے۔ اب یہ نام باہر سے نہیں آیا۔ بلکہ یہ سب کا نقش حصہ میں محفوظ تھا۔ مگر ہماری قوت ارادی کی کمزوری کی وجہ سے وقت پر یاد نہ آیا۔ کیونکہ ہمارے لئے اسکو کانشس حصہ تک پہنچانا مشکل تھا۔ بعد میں گویا ہمارا خیال اور طرف لگ گیا۔ مگر دماغ بدستور اس کی تلاش میں تھا۔ حتے کہ وہ اسکو کانشس حصہ تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا۔ اور نام یاد آگیا

شدت بخار میں انسانی حالت

اسیطرح کئی واقعات ثابت کرتے ہیں۔ کہ بعض لوگ شدید بخار کے ہذیان کی حالت میں ایسی زبانیں بولنے لگ گئے ہیں۔ جو انھوں نے بچپن میں سیکھی تھیں۔ مگر وہ اونکو عرصہ دراز سے بھول چکی تھیں۔ یا بعض دفعہ انہوں نے ایسے قصے بیان کرنے شروع کر دیئے ہیں جو اونھوں نے بہت عرصہ پہلے سنے تھے۔ اور بخار سے پہلے ان کو اونکا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان لوگوں نے غیر زبانوں کی کتابوں سے لمبے لمبے اقتباس زبانی سنا دیئے ہیں۔ حالت کی حالت میں اونکو بالکل یاد نہ تھے۔ اور نہ ہی وہ ان کو سمجھ سکتے تھے۔ گو اونھوں نے انکو عرصہ دراز سے سنا ہوا تھا۔

ایک لڑکی کا واقعہ

ڈاکٹر کالرج صاحب نے ایک نوجوان لڑکی کا واقعہ لکھا ہے۔ جو بالکل ناخواندہ تھی۔ (یعنی نہ لکھ سکتی تھی اور نہ پڑھ سکتی تھی) اس کو اچانک دماغی بخار کا شدید حملہ ہوگیا۔ اور حیرانی کی بات ہے۔ کہ وہ بخار کے دوران میں یونانی لاطینی اور عبرانی زبانوں کے فقرے بولنے لگ پڑی۔ اس کا لہجہ نہایت سریلا اور تلفظ نہایت صحیح تھا۔ چنانچہ اس کے الفاظ تحریر میں لائے گئے۔ اور تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ کچھ عرصہ ایک پادری صاحب کے ہاں ملازم رہی تھی۔ جو اپنے مکان کے صحن میں جس کی دیوار باورچی خانہ سے ملحقہ تھی۔ ٹہل کر بلند آواز سے بائبل پڑھا کرتا تھا بہت مدت تک روزانہ اسکا یہی دستور العمل رہا جب ان تحریروں کا پادری صاحب کی کتاب سے مقابلہ کیا گیا۔ تو بہت سے جملے اس کی کتاب میں موجود تھے۔

ڈوبنے اور پھانسی سے بچنے والوں کا حال

اس سے زیادہ حیرت انگیز وہ واقعات ہیں جن میں بعض لوگ ڈوبنے یا پھانسی کی موت سے بچائے گئے ہیں۔ ان لوگوں کا بیان ہے۔ کہ پیشتر اسکے کہ ہمارے حواس باختہ ہوئے۔ طرفۃ العین میں ہماری زندگی کے تمام واقعات بجلی کیطرح کمال وضاحت اور صفائی کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے سے گذر گئے۔ ایسی اور مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے کسی دماغی صدمہ کے بعد غیر زبانوں کے جملے بولنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ کسی نوجوان لڑکے کو جو انگریز تھا سخت دماغی صدمہ پہنچا۔ اور اس کے بعد اس نے جرمنی اور فرنچ زبان کے شعر پڑھنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ اس نے ان زبانوں کو کسی سکول میں یا پرائیویٹ طور پر نہ پڑھا تھا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ایک دفعہ جب یہ لڑکا گہوارے میں تھا۔ تو اس کے باپ کے کسی دوست نے اس کے قریب ہو کر اس کو جرمنی اور فرانسیسی زبان میں لوری دی تھی۔ اس مثال سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بچہ کے کان میں اسوقت کے پڑے ہوئے الفاظ (گو وہ انکو اسوقت سمجھتا نہ تھا) ضائع نہ ہوئے۔ بلکہ ان کا نقش محفوظ رہا۔ جو بعد میں جا کر ظاہر ہوگیا۔

ہماری زندگی کے بہت ہی کم واقعات کی یاد ہمارے کانشس حصہ دماغ میں ہوتی ہے سب کے سب واقعات کا نقش ایک مدت کے بعد کانشس حصہ سے سب کانشس حصہ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمکو فلاں واقعہ بھول گیا ہے۔ حالانکہ وہ محفوظ ہوتا ہے۔ مگر حس پیدا نہیں کر رہا ہوتا۔

جو خیال ہم دل میں لاتے ہیں۔ اور جو کام ہم کرتے ہیں۔ اور جو نظارے ہم آنکھوں سے دیکھتے یا آواز ہم کانوں سے سنتے ہیں۔ ان سب کا نقش جمع رہتا ہے۔ خواہ ہم اسکی طرف توجہ کریں یا نہ کریں یہ ہرگز خیال نہ کریں۔ کہ ان مخفی اثرات کا جو دماغ کے سب کانشس حصہ میں جمع رہتے ہیں ہمارے دماغ اور عقل پر کوئی اثر نہیں۔ گویہ خیالات۔ اثرات اور افعال جو سب کانشس حصہ میں جمع رہتے ہیں۔ حس پیدا نہیں کرتے۔ (یعنے ہمکو ان کا علم نہیں ہوتا) مگر ان کا نقش قائم رہتا ہے جو مخفی طور پر ہمارے آیندہ کے خیالات اور افعال کو ڈھالنے اور ان کی اصلاح میں بہت مدد دیتا ہے۔ پچھلی زندگی میں جو خیالات ہمارے دل میں آئے۔ یا جو افعال ہم نے کئے۔ وہ سب ہمیں موجود علوم کے سکھانے اور ہمارے روزمرہ کے افعال کی اصلاح میں ممد ہوتے ہیں۔ بہت سے آدمی صرف اسلئے تنہائی پسند۔ اداس۔ بوقیلے۔ چڑچڑے مزاج۔ بداخلاق یا بے لگام ہوتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں کسی پچھلے خیال یا فعل کا اثر غالب ہوتا ہے۔ جو سب کانشس حصہ میں مخفی طور پر اپنا عمل کرتا رہتا ہے۔ گو اسبات کا خیال مدت سے ان کے دل سے نکل چکا ہوتا ہے۔ اور بظاہر وہ بات انکو بھول چکی ہوتی ہے۔ مگر نقش قائم رہتا ہے۔

بچہ کے کان میں اذان دینکی حکمت

علم النفس کی رو سے یہ ثابت کر چکنے کے بعد کہ بچپن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کان میں پڑے ہوئے الفاظ اپنا نقش قائم رکھتے ہیں۔ اب میں اذان کی حکمت بیان کرتا ہوں۔

اسلام نے اخلاق کی درستی کے لئے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ بچپن۔ سے بچہ کے دل میں نیک باتوں کا اثر ڈالا جائے۔ چنانچہ اسلام اس لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اس نے بچہ کی تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش کے دن سے تجویز کیا ہے۔ اس اصل کے ماتحت اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ جب کسی مسلمان کے گھر بچہ پیدا ہو۔ تو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ (دونوں میں اس لئے کہ بچہ اگر ایک کان سے بہرہ ہو تو دوسرے سے سُن لے)

یہ حکم بظاہر ایک رسم معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس میں بہت بڑی حکمت ہے۔ اوّل تو والدین کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ بچے کی تربیت کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلئے ابھی سے اس کی اخلاقی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔

معلوم رہے۔ کہ عقل باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ عقل اُن خارجی اثرات۔ خیالات اور افعال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو بچہ بچپن سے والدین سے یا دیگر ذرائع سے اخذ کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ پر سے کوئی نقش ضائع نہیں ہوتا۔ چنانچہ بچپن سے اذان کے کان میں پڑے ہوئے الفاظ (جو کہ اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہیں) گو انکو بچہ اس وقت سمجھ نہیں سکتا۔ مگر اپنا اثر سب کانشس میں محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ان کا نقش قائم رہتا ہے۔ جو مخفی طور پر بچہ کے آیندہ کے خیالات اور افعال کی درستی کرتے رہتے ہیں۔ اور جس کا اثر ہوش سنبھالنے پر نمایاں طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ اسلام کا یہ حکم لغو نہیں۔ بلکہ بہت ہی پُر حکمت اور پُر اسرار حکم ہے۔ اور یہ ہمارے مخالفین کی ناسمجھی اور کوتاہ فہمی ہے۔ کہ وہ اعتراض کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں حکم خلاف عقل ہے۔ ہمارا یہ دعوے ہے۔ کہ اسلام کا کوئی حکم فائدہ اور حکمت سے خالی نہیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالفین جلد بازی سے کام لیکر بغیر سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں حکم لغو اور بیفائدہ ہے۔ یورپ کی موجودہ تحقیقاتیں اسلام کے احکام کا فلسفہ خوب واضح کر رہی ہیں۔ اور ان کے تمام صحیح مسلّمات اسلام کی تائید کرتے ہیں۔ وہ دن قریب ہیں۔ کہ یورپ اس بات کو ماننے کیلئے مجبور ہو گا۔ کہ واقعی اسلام کے احکام اپنے اندر بہت بڑے فوائد اور حکمتیں رکھتے ہیں۔

معترضین کو نصیحت

ہمارے مخالفین کو چاہیئے۔ کہ اعتراض کرنے سے پہلے خوب غور کر لیا کریں۔ کہ آیا علوم جدیدہ اسلام کے احکام کی تائید کرتے ہیں یا تردید تب پھر اعتراض کرنے کی جرأت کیا کریں۔

میں بالوثوق کہتا ہوں۔ کہ جو شخص موجودہ علوم سائنس۔ طب۔ اور فلسفہ کا صحیح علم رکھتا ہے۔ وہ ہرگز اسلام کے پاکیزہ احکام پر اعتراض نہیں کرے گا۔ کیونکہ اسلام عقل کے خلاف تعلیم نہیں دیتا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مخالفین کو اور نیز ہم کو اسلام کے سب احکام کی فلاسفی سمجھنے اور ان پر عمل کرنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انجیل کبیر پر شیعہ کے اعتراضات کے جواب

از جناب مولوی مولیٰ رضاء صاحب شیعہ مختار عدالت اٹاوہ

تسلیم۔ والا نامہ صادر ہوا۔ انجیل کبیر پر ریویو کا وعدہ فرمایا۔ شکریہ بجالاتا ہوں۔ باقی آنجناب کے اعتراضات کا جواب ہدیہ ناظرین ہے۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

انجیل کبیر صفحہ ۱۶ پر مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "وحی سے ثابت ہوا۔ کہ نعمت اللہ شہید زندہ ہو کر عرش پر چلا گیا" اس فقرہ کے لفظ وحی سے آپ نے میری وحی سمجھی۔ حالانکہ یہ محض غلط فہمی ہے۔ میری مراد وحی سے وحی قرآنی ہے۔ جو شہداء کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ الخ پس آپ کا یہ سوال کہ یہ وحی جناب پر کس تاریخ نازل ہوئی۔ قلت تدبر سے ناشی ہے۔

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

آپ نے یہ بات دریافت فرمائی ہے۔ کہ بلاد اسلامیہ کے مجرمانہ مقتول کو درجہ شہادت کس قانون مذہب سے حاصل ہو سکے گا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اسی قانون سے جس سے بلاد اسلامیہ کے مجرمانہ مقتول حضرت امام حسین علیہ السلام کو درجہ شہادت حاصل ہوا۔ زیادہ تسلی مطلوب ہو۔ تو شیعہ اخبار ذوالفقار کا وہ پرچہ جس میں مولوی نعمت اللہ رضؓ کی شہادت کا حال درج ہے۔ ملاحظہ فرما دیں۔ اور اخبار وکیل۔ اہلحدیث اور تہذیب النسوان کے مضامین امرتسر بحث کے متعلق دیکھیں۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب

سید ارتضےٰ علی صاحب مالک کمرشیل اسٹوڈینٹ ہوس کی دوکان میں انعامی روپیہ جمع کرانے کے متعلق آپ کا اعتراض یہ ہے کہ "ایک احمدی کے پاس روپیہ کیوں جمع کیا گیا"

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ آپ نے کوئی ایسی شرط نہیں لکھی تھی۔ کہ احمدی کے پاس روپیہ جمع نہ کیا جائے۔ آپ کی غرض صرف یہ تھی کہ کسی معتبر شخص کے پاس روپیہ متعلق انعام لفظ تو کئی جمع کرا دیا جائے۔ تاکہ بصورت کامیابی آپ اس سے روپیہ وصول کر سکیں۔ چنانچہ معتبر شخص کے پاس روپیہ جمع کرا دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھے اعتراض کے متعلق عرض ہے کہ انجیل کبیر صفحہ ۸-۹ میں لکھا ہے۔

"پھر اس امیر نے جمیع انبیاء کو وفات یافتہ بدل مان کر حضرت عیسٰے علیہ السلام کے مرجانے پر شہادت دی۔ اور امام مالکؒ اور امام رضاء علیہ السلام کے ارشاد کا تمسک کیا۔ کہ یہ ہر دو امام جب زندہ تھے۔ تو کہتے تھے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی روح قبض کی گئی۔ وہ فوت ہوئے۔ سالم آسمان پر نہیں پہنچے" پس یہ تمسک امیر کا ہے کبیر کا نہیں آپ کبیر پر ناحق بہتان صریح باندھتے ہیں۔ اور حیات القلوب جلد اول کا حوالہ دیکر امام رضاء علیہ السلام کو بھی اس بہتان میں سانجھی بناتے ہیں۔ کہ وہ حضرت عیسٰےؑ کا قبض روح کے بغیر زندہ بجسم خاکی آسمان پر یا در صورت قبض روح نیند کی حالت میں اسکا رفع ہونا مانتے ہیں۔ حالانکہ کتاب عقائد اثنا عشریہ مصنفہ شیخ صدوق میں (جسکا ترجمہ بڑے فخر کے ساتھ شیعہ کالج کے پروفیسر مولوی اعجاز حسینؒ صاحب شیعہ نے کیا ہے۔ اور اثنا عشری پریس کے مالک سید صغیر حسینؒ زیدی الواسطی شیعہ نے چھاپا ہے) صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے۔

ولقد نقل مخالفونا انه اذا خرج المهدی ینزل عیسیٰ ابن مریم من السماء فصلی خلفه وتنزله الی الارض ویرجع عه الی الدنیا موتہ لان اللہ عز وجل قال انی متوفیك ورافعك الیّ۔ (ترجمہ از شیعہ پروفیسر)

ہمارے مخالف یعنی اہل سنت نے روایت کی ہے کہ جب امام مہدیؑ ظہور فرما دینگے۔ تو اسوقت عیسٰےؑ بن مریمؑ آسمان سے نازل ہونگے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰےؑ کا نزول اور دنیا میں ان کا رجوع اون کی موت کے بعد ہوگا۔ جیساکہ خدا نے فرمایا ہے۔

یا عیسٰےؑ انی متوفیك ورافعك الیّ۔ یعنے اے عیسٰےؑ میں تجھکو وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں" اور جناب سید کلب حسینؒ صاحب مجتہد لکھنؤ نے آیہ فلمّا توفیتنی کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر موت کے معنے قرار دیئے جائیں۔ تب بھی کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ روایات صحیحہ میں ائمہ معصومین سے مروی ہے۔ کہ اس آیہ میں اس مکالمہ کی حکایت کی گئی ہے۔ جو حضرت اور خدا کے درمیان ہوئی۔"

(ملاحظہ ہو تشحیذ الاذہان جلد ۱۶ بابت فروری ۱۹۲۱ء صفحہ ۳۳)

اور جناب سید احمدؒ صاحب علامہ ہندی مجتہد العصر لکھنوی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ زندہ اوٹھایا جانا اخبار احاد میں البتہ مذکور ہے۔ لیکن ظاہر نصوص قرآنی یہ ہے۔ کہ جناب عیسٰےؑ کی وفات ہوئی۔ جیساکہ سورۂ مائدہ میں ہے۔

فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وفات بمعنی موت واتمام حیوٰۃ دنیویہ اکثر آیات قرآنی میں آیا ہے۔ اور علاوہ موت کے نیند وغیرہ پر اطلاق وفات کا مجازاً ہے۔ اور حقیقۃً اولےٰ بالمجاز ہے۔ ہمکو موت حضرت عیسٰےؑ کے قائل ہونے میں کوئی ضرر ایمانی معلوم نہیں۔ اور نہ دوبارہ نزول آنجناب کا منافی موت ہے۔ زندہ ہوکر دوبارہ آنا مثل رجعت ائمہ ہدیٰ سلام اللہ علیہم اجمعین محال نہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال"

جناب سید صاحب! اب آپکو اختیار ہے۔ کہ احمدیوں کی عداوت میں آپ شیعہ مذہب کے مخالفوں کا عقیدہ از راہ تقیہ ظاہر کریں۔ پر شوتم دیوا ست دہاری کے علم بردار مقدم ظہور کے لحاظ سے اپنے مزعوم امام غائب کی مہدویت سے دست بردار ہوکر باب اور بہاء اللہ کے فدا کار بنیں۔ کیونکہ مختار ہیں۔ لیکن خدا کے لئے امام رضا علیہ السلام پر بہتان صریح نہ باندھیں۔ اپنے شیخ صدوق کی بات کا کچھ تو لحاظ کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی عرض ہے۔ کہ فقہ حدیث کی کتابوں میں تفصیل مذاہب کے وقت مطلقاً امام مالکؒ ہی مراد لئے جاتے ہیں۔ پس اون کے نام نامی کو کسی مجہول شخص سے نسبت نہ دیں

پانچواں اعتراض اور اسکا جواب آپ کا یہ ہے۔ کہ عارضی سفر میں امام صاحب (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی حضرت مرزا محمود احمدؓ صاحب قادیانی) نے تقرر امیر کا بندوبست کیا۔ تو نبیوں کے اس دستور کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر آخرت میں کیوں توڑ دیا۔ کیا مرزا غلام احمدؑ صاحب نے اپنے سفر آخرت میں اپنے بعد کچھ انتظام بمقام لاہور کیا؟

جواب۔ اسکا یہ ہے۔ کہ نبیوں کا یہ دستور عارضی سفر کے لئے تھا۔ جس کے اتباع سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مولانا شیر علیؓ صاحب کو امیر جماعت احمدیہ ہند مقرر فرمایا۔ اور سفر آخرت کے وقت خلافت کے انتظام کے متعلق جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے وعدہ لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم پر نظر ڈالکر کسی خلیفہ کو نامزد نہیں کیا۔ بلکہ صفات خلیفہ بیان کیں۔ اور اپنے طریق عمل سے بعض مقدس ہستیوں کا خلافت حقہ اور راشدہ کے لئے اہل ہونا ظاہر کر دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سفر آخرت کی خبر وحی سے پاکر خلافت حقہ کا انتظام الوصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں درج فرما دیا۔
(ملاحظہ ہو الوصیت مطبوعہ ۱۹۰۶ء)
پس لاہور میں انتظام خلافت کیصورت باقی نہ رہی تھی۔

اس سوال کا تتمہ

یا آپ کا آخری استفسار انجیل کبیر کے بعض فقرات مندرجہ صفحہ ۱۵-۱۶ سے متعلق ہے جو حسب ذیل ہیں۔

"پھر مسیح موعودؑ کے فرزند باب لُد پر پہنچے۔ تاکہ دجّال کو قتل کریں۔ مگر وہ ڈر سے غار میں غائب ہوا"

آپ کہتے ہیں۔ کہ اس عبارت کی بصراحت تام و بتہ تشریح فرمائیے۔ جواباً عرض ہے۔ کہ دجال جھوٹے فریبی ملمع ساز کو کہتے ہیں۔ قتل سے مراد قاتلھم اللہ انّی یوفکون کے مطابق تذلیل و اسکات المعتدی ہے۔ آیہ لیھلک من ھلک عن بیّنۃ بھی اس کی موید ہے۔ لُد بیجا جھگڑے کو کہتے ہیں۔ الدّ الخصام بڑا جھگڑالو دشمن۔ پس مراد ان فقرات سے یہ ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح لُد گیٹ [illegible]۔ (باب لُد) پر پہنچے۔ تاکہ یہائیوں کے لیڈر شوتی دجال کو دلائل بیّنہ کی تلوار یا ذوالفقار سے قتل کریں۔ مگر وہ خوف کی وجہ سے روپوش ہوگیا۔ اور اسکا خوف زدہ ہونا ہی اس کی ہلاکت ہے۔ شک ہو تو آپ کوشش فرما کر شوتی مذکور کو حضرت خلیفۃ المسیح منظفر و منصور کے مقابلہ و مباہلہ کے لئے میدان میں لائیں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ بچشم خود ملاحظہ فرمادیں۔

مختار صاحب! جن فقرات پر آپ کا استفسار مبنی ہے۔ وہ حدیث کی تشریح ہے حدیث بڑی ہے۔ اسلئے صرف پتہ بتائے دیتا ہوں۔

بباب لد فتقتلہ فئۃ یاتی عیسٰی قومہ

× × × کذالک اذا اوحی اللہ الی عیسٰے × × ×

(مشکوٰۃ جلد ۷ صفحہ ۷۸)

مخفی نہ رہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق فتاوے مرگ اور ملے ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو طلب فرمائیں۔

والسّلام

خاکسار

(مرزا کبیر الدّین احمد احمدی مشنری لکھنؤ)

النبوّۃ بہ اتباع خاتم النبیّین

(از شیخ عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شملہ)

نبوّۃ کو ختم شدہ جاننا کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے جو آج غیر احمدیوں نے تراش لیا ہے۔ بلکہ اکثر نبیوں کی امتوں نے جب اپنے نبی کی تعلیم کو بھلا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت ارسال رسل کو فراموش کر دیا۔ تو یہ عقیدہ ان میں داخل ہوگیا۔ جس کی شہادت اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں دیتا ہے۔ کہ آنحضرت کے زمانہ میں یہودیوں میں سے ایک گروہ کہتا تھا۔ لن یبعث اللہ احدا۔ یعنے ہمارا گمان تھا۔ کہ اب خدا کسی کو مبعوث نہ کریگا۔ اسیطرح دوسری جگہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم کا قول نقل فرمایا۔ کہ کہتے ہیں۔ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً اسی طرح دوسری قوموں نے بھی اپنے اپنے نبی پر نبوت کو ختم سمجھ لیا اور آنے والے نبی کے انکار کے لئے ایک عذر تلاش کر لیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب حضرت احمدؐ برکات نبوۃ محمدیہ لیکر مبعوث ہوئے تو لوگوں نے یہ کہکر کہ نبوّۃ ختم ہو چکی ہے۔ آپ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ لیکن یہ ان کا دیکھا قلعہ صداقت کی تند لہروں کے سامنے کب ٹھیر سکتا تھا۔

آخری نبی تو مسیح ناصری ہوگا

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ایک عام ضرب المثل ہے۔ سو ہمارے مخالفین نے بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے قرآن کریم سے اپنی تائید میں آیت خاتم النبیین کو اپنی پناہ بنایا لیکن افسوس یہ نہ دیکھا۔ کہ آیات قرآنی صداقت کی پشت پناہ ہیں۔ اور ہر کجی کو دور سے دھکے دے رہی ہیں۔ تاہم ہم انہیں کے معنوں کو قبول کرتے ہوئے بتائیں گے کہ نبوت امت محمدیہ میں جاری ہے۔ اور طالب حق کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ ہمارے مخالفین کے نزدیک ختم نبوۃ کے معنے ہیں۔

آنحضرت صلعم نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں۔

مگر ان کے یہ معنے بالبداہت باطل ہیں۔ کیونکہ بقول انکے حضرت عیسٰے علیہ السلام رسول کریم صلعم سے پہلے زندہ موجود تھے۔ اور آنحضرتؐ کی زندگی میں بھی زندہ موجود رہے۔ اور آپ کے بعد بھی زندہ موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں (آجکل) آنے والے ہیں۔ اور ان کی نبوت ان سے الگ نہ ہوگی۔ پس آخری نبی تو حضرت عیسٰے علیہ السلام ثابت ہوئے۔ لہذا وہی نبیوں کے ختم کرنے والے بھی ہوئے۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ اور خود غیر احمدی علماء باوجودیکہ ان کے اعتقاد کی بناء پر یہ نتیجہ صحیح ہو۔ اس نتیجے سے انکار کر دینگے۔ لہذا یہ ماننا پڑا۔ کہ نبیوں کے ختم کرنے سے کچھ اور مطلب ہے۔ اور یا عیسٰے نبی اللہ کی آمد کا انہیں انکار کرنا ہوگا۔

آیت خاتم النبیّین کے معنے

اگرچہ اس موقعہ پر اکثر علماء تنگ آکر یہ کہکر کہ عیسٰے نبی اللہ امتی ہوکر آئیں گے۔ اپنا پیچھا چھڑایا کرتے ہیں۔ لیکن اس سے تو وہ اُلٹے الزام کے نیچے آجاتے ہیں۔ اب ہم ان کے معنے لیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ اگر خاتم النبیّین کے معنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیوں کا ختم کرنیوالا ہی) لئے جاویں۔ تو وہ کس طرح سیاق وسباق کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ اور یہ ایک مسلمہ ذیقین امر ہے۔ کہ کوئی معنے جو سیاق وسباق کے منافی ہوں، ہرگز قابل قبول نہیں۔ سُنیئے اللہ تعالیٰ سورۂ احزاب میں فرماتا ہے۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم۔ وازواجہ امھٰتھم۔ اسجگہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی بیبیوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کی بیویاں ہماری مائیں صرف اسلئے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ بحیثیت رسول ہونیکے ہمارے روحانی باپ ہیں جب تک محمد رسول اللہؐ ہمارے روحانی باپ نہ ہوں آپ کی بیویاں ہماری مائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن سورۂ احزاب میں ہی ازواجہ امھٰتھم کہکر تھوڑی دور آگے چلکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماکان محمدؐ ابا احد من رجالکم (کہ محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں) اسجگہ اللہ تعالیٰ باپ ہونیکی نفی فرماتا ہے۔ جس سے آپکی بیویوں کی ہماری مائیں ہونیکی بھی نفی لازم آجاتی تھی۔ کیونکہ جب آپؐ ہمارے باپ نہ رہے۔ تو آپکی بیویاں امہات المومنین بھی نہ رہیں۔ اور یہ اعتراض پیدا ہو گیا۔ کہ جب آپؐ کی بیویاں مائیں نہیں اور آنحضرتؐ کسی کے باپ نہیں۔ تو لازماً آپ رسول بھی نہیں اسلئے آگے فرمایا ولکن رسول اللہ یعنی وہ اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی جسمانی باپ تو نہیں لیکن روحانی باپ ہیں۔ اور بحیثیت رسول ہونیکے باپ ہیں۔ مگر اسمیں آپکی کوئی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اگر بحیثیت رسول آپؐ اپنی امت کے باپ ہیں۔ تو پہلے رسول بھی تو اپنی امتوں کے باپ تھے۔ پہلے نبیوں کے بعد آپ آئے انکی ابوت روحانی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اسیطرح جب کوئی نبی آئیگا۔ تو آپکی ابوت ختم ہو جائیگی۔ اسلئے آگے فرمایا۔ وخاتم النبیین اور النبیین کے بند کرنیوالا ہے۔ (نبیین پر ال ہے۔ جو نبیوں کو خاص کرتا ہے) یعنے النبیین سے مراد ایسے نبی ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کی ابوت روحانی کو ختم کرنے والے ہوں۔ اور ایسا نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جو صاحب شریعت اور امت جدیدہ ہو۔ بلاشبہ ایسے ہی نبی کی آمد سے آنحضرتؐ کی ابوت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسا نبی خود صاحب شریعت اور امت ہے۔ اور وہ اپنی امت کا باپ ہے۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ خاتم النبیین میں صرف ان نبیوں کو ختم سمجھا گیا ہے۔ جو باپ کی حیثیت سے آسکیں اور رسول کریمؐ کی ابوت کو توڑنے والے ہوں۔

پس ثابت ہو گیا۔ کہ آیت خاتم النبیین ایسے نبیوں کیلئے روک نہیں جو خود آنحضرت صلعم کے بیٹے ہونیکی حیثیت سے آویں۔ کیونکہ ان سے تو رسول کریمؐ کی ابوت میں فرق آتا ہے۔ اور نہ آپ کی بیویوں کا امہات المومنین ہونا کسی طرح باطل ہوتا ہے۔ قرآن شریف (شریعت محمدیہ) اور رسالت محمدیہ قیامت تک ہے۔ لہذا آپؐ کی بیویاں بھی تا قیامت مومنین کی مائیں ہیں۔ اور اگر بقول مخالفین ایسے نبیوں کی بھی نفی کی جائے جو آنحضرتؐ کے فرزند روحانی ہوں۔ تو پھر جملہ خاتم النبیین بے ربط اور بے فائدہ ثابت ہوتا ہے۔ اور رفع شک کی بجائے یہ ماننا پڑتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی نہ جسمانی اولاد ہے اور نہ روحانی۔ اور جو معترض آپؐ کو ابتر کہتے تھے سچے نکلے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

آیت خاتم النبیین کا یہی منشاء ہے۔ کہ ایسے نبی جو ابوت محمدی لئے ہوئے ہوں۔ وہ تو آسکتے ہیں۔ اور وہ جو ابوت محمدی سے باہر ہوں یعنی مستقل نبی انکا سلسلہ بند ہے۔ اس حقیقت معرفہ کو نہ سمجھنے کیوجہ سے لوگوں نے محمد رسول اللہؐ کے فرزند روحانی حضرت احمدؑ قادیانی کی نبوۃ پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ جسقدر بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور باخدا لوگ گذرے ہیں۔ وہ سب کے سب خاتم النبیین کے یہی معنے کرتے رہے جو ہمنے کئے۔ اور اس کے خلاف کہیں نہیں لکھا۔

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے۔ نہیں محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کا باپ ہاں باپ ہے روحانی (یعنے اسکی وراثت روحانی ہے۔ اور وراثت کا ہونا وارث کو چاہتا ہے۔) اور بند کرنیوالا ہے ایسے نبیوں کا جو روحانی ابوت سے باہر ہوں۔ (یعنی نعمت نبوۃ کو آپؐ کی غلامی سے نہ پایا ہو) پس ہم مخالفین سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین سے یہ کیسے نکل آیا کہ بیٹے بھی نبی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ الولد سر لابیہ کے مطابق بیٹا باپ کا وارث ہوتا ہے۔ پس اگر ہم روحانی باپ کے وارث نہیں ہو سکتے تو بتاؤ آنحضرتؐ کو جسمانی اولاد کی نفی کر کے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ بیٹے کے وارث ہونے سے باپ پر کوئی الزام نہیں آتا۔ اور نہ ہتک لازم آتی ہے۔ بلکہ ہتک تو اسکی ہوتی ہے۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ پس وراثت روحانی سے انکا مت کرو۔ اور تدبر سے کام لو۔ کہ اسی میں رسول کریمؐ کی شان ہے دیکھو خود رسول اللہؐ نے فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا۔ یہ حدیث ہماری تشریح کی پوری تائید اور تصدیق ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ او حضرت اسمٰعیلؑ کی دعا ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتک کو یاد کرو۔ اور بتاؤ کہ تم ان کی اولاد میں نبوۃ کی نفی کیسے روا رکھتے ہو کیا ان انبیاء علیہم السلام کی دعا محدود الوقت اور خصص القوم نبی یا پھر ان کی اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ خدا کے انبیاء تو بعثت انبیاء کیلئے دعائیں کرتے رہیں مگر تم ایسے مسلمان ہو کہ نبوۃ کو ایک وبال یقین کرتے ہو۔ او نہیں چاہتے کہ کوئی فرزند محمدی اس مرتبہ کو پائے۔ اور تمہارا تزکیہ نفس کرے۔ تم سے تو یہودی ہی اچھے رہے۔ کہ وہ موسیٰؑ کو خاتم النبیین ماننے کے باوجود آپؑ کے بعد آپؑ کی شریعت کی خدمت کیلئے اور لوگوں کی روحانی حالت کو درست کرنے کیلئے سلسلہ نبوۃ کو جاری اور خدا کی نعمت قرار دیکر فخر کرتے ہیں۔ او تمہارے غلط معنوں کی وجہ سے موسیٰؑ کو محمد رسول اللہ صلعم پر بحیثیت خاتم النبیین ہونے کے فضیلت دیتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرتؐ وہ نبی ہیں جن کی عظیم الشان بعثت کی خبر خود موسیٰؑ سے لیکر مسیح تک تمام انبیاء بنی اسرائیل دیتے آئے۔ او آپکی شان کے مقابل انہوں نے کسی اور ہستی کو کچھ سمجھا ہی نہیں۔ اور خود حضرت خاتمی مآبؐ نے فرمایا۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (الحدیث) یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہونگے۔ لیکن افسوس نااہل علماء نے اپنے پر قیاس کر کے کہدیا کہ اب بنی اسرائیل کے نبیوں جیسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور [illegible] او الہام بند ہے صرف خوابیں ہی خوابیں باقی رہ گئیں۔ جسنے محمد رسول اللہؐ پر فضیلت دینے والوں کو ربنا المسیح کہکر دنیا کو گمراہ کرنیوالو سنو او غور سے سنو کہ رسول کریمؐ کی شان تو یہ ہے کہ عیسےٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں۔ احمدؐ کے معجزوں نے عیسےٰ جلا دیئے ہیں۔ او نادانو۔ سنو ؎

مسیحا کی مری امت جلا دیں ایک ٹھوکر سے ؎ غلاموں سے مسیحا کا محمدؐ کام لیتے ہیں

اسلئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ تمہیں اسلئے شاق گذرتا ہے۔ کہ رسول اللہؐ کی شان کو تمنے گھٹا دیا او اسیوجہ سے آنحضرتؐ کی روحانی اولاد بھی تمہاری نظروں میں گھٹ گئی۔ مگر یہ تمہاری کوتہ نظری ہے اگر غور سے دیکھتے تو سمجھ آجاتا کہ غلام احمدؑ کا عیسےٰ بننا تو دراصل فرمان احمدی کے مطابق ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی (الحدیث) یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انکے لئے بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ تھا۔ پس خدا نے آپکی اتباع نے غلام احمدؑ کو عیسیٰ بنا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتوی احمدیہ

سوال نمبر ۲۷۷ یہاں ایک دارا ہے لوگوں نے اس میں پانی حقہ آگ رکھنے کے لئے اور اسکو مہمانوں وغیرہ کی رہائش صفائی وغیرہ کیلئے ایک فقیر کو بٹھلا دیا ہے ایک احمدی کہتا ہے۔ کہ اس میں حقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرا کہتا ہے۔ کہ کوئی حرج نہیں۔ آپس میں اختلاف ہے۔ کیا کیا جاوے۔

جواب نمبر ۲۷۷ دارے کی صفائی وغیرہ کے لئے کوئی آدمی رکھنا منع نہیں ہے۔ اور اس دارے میں حقہ پانی آگ وغیرہ رکھنا بھی کوئی منع نہیں ہے۔ یہ سامان لوگوں کے آرام کے لئے ہی رکھا جاتا ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

مکروہ اگر حقہ مکروہ اور قابل پرہیز اور قابل نفرت چیز تو ضرور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے سخت نفرت تھی۔ مگر حرام نہیں ہے۔ اور جو مہمان یا دوست اپنے ہاں آجائے اور وہ حقہ پینے کا عادی ہو تو اس کے لئے حقہ مہیا کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(المفتی محمد اسمٰعیل صاحب)

س نمبر ۲۷۸ میری بیوی کو اس کی ماں ایک بات کہتی ہے۔ جس سے فساد کا اندیشہ ہے۔ اور میں اس کو روکتا ہوں۔ تو کیا میری بیوی کو میرا حکم ماننا چاہیئے یا اپنی والدہ کا۔

ج نمبر ۲۷۸ آپ ہی کا حکم ماننا چاہیئے۔

(المفتی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

س نمبر ۲۷۹ میرا ایک حقیقی بھانجا ہے اور اس کی والدہ احمدی ہے۔ اسکا باپ فوت ہو گیا ہے۔ چنانچہ نابالغ ہے۔ کیا میں اپنی لڑکی کا رشتہ اپنے بھانجے سے ابھی کر دوں۔ یا کہ جب وہ بالغ ہو کر بیعت کرلے۔ اس کی والدہ کہتی ہے۔ کہ جب میں احمدی ہوں۔ تو کیوں اسکو احمدی شمار نہ کیا جاوے۔

ج نمبر ۲۷۹ اس لڑکے کو احمدی ہی شمار کیا جائیگا۔ لیکن نکاح بالغ ہونے پر ہی کریں۔

(المفتی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

س نمبر ۲۸۱ منگل کے دن حجامت بنوانی سنا ہے۔ کہ منع ہے۔ اسکے متعلق کوئی حدیث بتلائی جاتی ہے۔ کیا واقعی کوئی ایسی حدیث ہے۔

ج نمبر ۲۸۱ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ جس دن بھی چاہے حجامت بنوا سکتا ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۲ جس طرح اور نمازیں صبح کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت پڑھنی مکروہ ہیں۔ اس طرح ان وقتوں میں نماز جنازہ بھی نہ پڑھا جاوے۔

ج نمبر ۲۸۲ نماز جنازہ پڑھنے سے بھی پرہیز ہی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھی ایک نماز ہی ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۳ جشن صلح میں مکفرین نے کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ کیا ہم شریک ہوں۔ یا نہ۔ بھلا ہمارا ان امیر المنافقین کے ساتھ ملنا کیسا ہے۔

ج نمبر ۲۸۳ ہم تو ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء میں شائع کر چکے ہیں۔ کہ ہمکو جشن منانا چاہیئے۔ ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق۔ آپ نے وہ اخبار پڑھ لیا ہوگا۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۴ (۱) زید گورنمنٹ کا ملازم ہے اور اپنی تنخواہ کے علاوہ بالائی آمدنی پیدا کرتا ہے۔ کیا بالائی آمدنی اس پر حرام ہے یا حلال۔

(۲) بالائی آمدنی پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔

(۳) زید نے بکر کو کہا۔ کہ مجھے چندہ برائے خدا ایک انجمن کے لئے عمدہ روپیہ دو۔ بکر نے کہا کہ فی الوقت میں چندہ نہیں دیتا۔ ہاں تم مجھکو کچھ قرضہ حسنہ پندرہ بیس، یوم کے لئے دو۔ تو میں اپنی حاجت پوری کر کے پندرہ بیس یوم کے بعد برائے خدا چندہ عمدہ روپے دینے کو تیار ہوں۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۲۸۴ (۱) اگر اس آمدنی کے حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت نہیں۔ اور نہ یہ رشوت ہے۔ کہ جس سے کسی کی حق تلفی ہو۔ ایسی آمدنی جائز ہے۔

(۲) اگر یہ بالائی آمدنی جائز وسائل سے جمع کی گئی ہے۔ اور مقدار نصاب پر پہنچنے کے بعد اگر سال گزرے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(۳) قرضہ پر سود لینا منع ہے۔ اگر کوئی شخص للہ دینے کا وعدہ کرے۔ تو اسکو دینا سود نہیں ہے۔ کیونکہ قرض دینے والا اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اسکے دینے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ہاں اس عہد کے متعلق جو اس نے خدا کیساتھ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ خود ہی اس سے پوچھے گا۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۵ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ لیکن تحریر اس کے بھائی یا باپ کو لکھی ہے عورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ان میں نام نہیں ہے۔ کیا اب میں رجوع کر سکتا ہوں۔

ج نمبر ۲۸۵ آپ کے ہر سہ خطوط کی نقل پڑھی گئی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ تین طلاقیں ہو چکی ہیں۔ اب کوئی صورت رجوع یا نکاح باقی نہیں۔ جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر کے پھر اس سے آزادی نہ حاصل کرے۔ خطوں میں نام ہونے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ طلاق کاغذ کے جوڑ نہیں۔ بلکہ اس بیوی کے متعلق فیصلے یا وصل فصل کا ذکر ہے اور آخری خط میں بیوی کی طرف ضمیر بھی بھیجی ہے۔ جو حسب ذیل فقرہ میں ہے "کہ اس کا خرچ اور فاطمہ کا خرچ میرے ذمے نہیں۔ لہذا ہمارا یہی فتویٰ ہے۔ کہ تین طلاقیں ہو چکیں۔ اب نہ عدت میں رجوع ہو سکتا ہے اور نہ بعد عدت نکاح۔ یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ اور پھر اس سے آزاد ہو۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۶ زید در نماز جمعہ امامت کرد در اول رکعت بعوض سورۃ فاتحہ سہواً آیۃ الکرسی خواند و بعد آیۃ الکرسی سورۂ اذا جاء نصر اللہ خواند در رکوع رفت مابعد در رکعت دیگر سورۂ فاتحہ و سورۂ مزمل خواند و بعد ادائے ارکان صلوٰۃ نماز ختم کرد۔ آیا نماز باطل است یا خیر۔

ج نمبر ۲۸۶ نماز باطل نیست بلکہ ناقص ہست پر امام سجدہ سہو واجب بود بعد از رسیدن مقتدی اورا سجدہ سہو باید کرد۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۸۷ ہمیں حکم ہوا ہے کہ مونچھوں کے سوائے سب ڈاڑھی منڈوالیں۔ کیا میں ڈاڑھی منڈوا ڈالوں۔ یا نوکری چھوڑ دوں۔ کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۲۸۷ جہاں تک ہو سکے ڈاڑھی کی حفاظت کریں اگر حکام کی طرف سے مجبوری ہو۔ تو مضطر کیلئے ڈاڑھی منڈوالینا جائز ہے۔ ساتھ استغفار کرتے رہیں۔ اور حکام پر واضح کیا جاوے۔ کہ مذہبی امور میں دخل نہ دیں۔ یہاں سے بھی کوشش کی جاوے گی۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

تنقید صحیح

بابی غداروں نے جو بہائی جال میں لوگوں کو پھنسانے کے لئے قسم قسم کی چالیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک چال یہ بھی ہے کہ کوئی فرضی مباحثہ کسی نامعلوم الاسم و مجہول المحال کے نام سے چھپوا کر شائع کر دیتے ہیں۔ جس میں اپنے دلائل تو خوب بنا سنوار کر نقل کرتے ہیں۔ اور مدمقابل کو بہت کمزور اور بودے طرز پر۔ اور پھر اس کتاب کو لوگوں میں پھیلا کر بہائی مذہب کی صداقت چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسی بدعادت کے مطابق انہوں نے ایک رسالہ "برہان صریح" نام سے شائع کیا۔ جس کو کسی گمنام احمدی سے مباحثہ کے طرز پر لکھ کر یہ دکھایا کہ سید محمد علی باب ایرانی مہدی معہود اور مرزا حسین علی معروف بہ بہاء اللہ مسیح موعود تھا۔ مہدی اور مسیح ایک شخص نہیں ہو سکتا۔ اسلئے مرزا صاحب قادیانی نہ مہدی تھے۔ نہ مسیح اور خفیہ طور پر اس کتاب کو احمدیوں کو دکھا کر دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ خدا کے فضل سے انکے اس جال کی ایک ایک تار کو ایسے زبردست دلائل سے سلسلہ احمدیہ کے ہونہار جلال الدین شمس مولوی فاضل سیکھوانی نے توڑ دیا ہے۔ اور باوجود اس کتاب کو خاکسار ایڈیٹر فاروق کے ہاتھ سے حاصل کر لینے سے غداران سلسلہ علمی و شہاب نے اسکا نام تک نہیں لیا۔ اور بے شرمی سے روشن دلائل کو یہی بار بار اپنے اخبار میں دُہراتے رہے ہیں۔ بابی مذہب اور بہائی جماعت کی پردہ دری مطلوم کرنے کے لئے یہ زبردست پہلا حربہ ہے جسمیں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا مہدی مسیح ہونا اور باب و بہاء اللہ کا کاذب و مفتری ہونا مندرجہ عنوان رسالہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ایک نمونہ کیلئے ۱۰ر کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔ ایک سے زائد بذریعہ وی پی طلب کریں۔

المشتہر
مینجر فاروق پریس ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (ہند)

جوہر شفائے زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔

پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر: ایس عزیز الرحمن۔ قادر بخش انجینیر قادیان

(فاروق پریس قادیان میں چھپکر پبلشر و پرنٹر علی محمد نے شائع کیا)